مولانا عبدالقیوم حقانی

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے مساعی علمی پر ایک نظر

مطبوعات مولانا آزاد صدی کے حوالے سے

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری ایک خاص علمی، تاریخی، سیاسی ذوق کی شخصیت ہیں حکیم الہند شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے عہد — اٹھارویں صدی عیسوی کے آغاز سے لیکر بیسویں صدی کے وسط (۱۹۴۷ء) تک کی تاریخ ملی اور اس کی تحریکات و شخصیات ان کا خاص موضوع ہے اور اس میں شیخ الہندؒ مولانا محمود الحسن، امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی (رحمہم اللہ) سے انہیں خاص عقیدت ہے اور بھی بزرگ اور ان کے علمی، سیاسی کارنامے اور ملی خدمات ان کا خاص علمی و تحقیقی موضوع ہے۔ ۱۹۸۶ء کے ہنگامہ اورنگی ٹاؤن (کراچی) میں ان کی لائبریری اور بہت بڑا علمی ذخیرہ تباہ ہوگیا تھا اور تحقیق و تصنیف کے تمام جاری کام معطل ہو کر رہ گئے تھے لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور زندگی کا از سر نو سر و سامان فراہم کیا اور کاروانِ علم و تحقیق پھر رواں دواں ہوگیا۔ ان کی تصنیفات و تالیفات اور ترتیب و تدوین کے کاموں کی تعداد چالیس سے کم نہ ہوگی۔ لیکن ہم یہاں صرف "مولانا آزادؒ صدی کے حوالے سے" ان کے تصنیف و تالیف کا ذکر، تعارف کرانا چاہتے ہیں۔

۱۹۸۸ء کو مولانا آزاد کے سو سالہ پیدائش کے سال کے طور پر منانے کے چرچے ہوئے تو ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے اس تقریب کی مناسبت سے چوبیس کتابوں کے ایک سیٹ کی اشاعت کا فیصلہ کیا تھا، انہوں نے نہایت پُر مصائب اور ہمت شکن حالات میں بھی نہایت ثابت قدمی کے ساتھ اس منصوبے کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں اب تک تئیس کتابیں چھپ چکی ہیں، چوبیسویں کتاب زیر اشاعت ہے امید ہے کہ جب تک یہ مضمون شائع ہوگا منصوبے کی آخری کتاب بھی شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہوگی مطبوعات آزاد صدی میں تین طرح کی کتابیں شامل ہیں :-

(الف) مولانا آزاد کی کتابیں (ب) مولانا آزاد پر کتابیں (ج) مولانا آزاد کی یاد میں کتابیں

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ "الحق" میں موصوف کی بعض کتابوں کا مختصر تعارف اور تبصرہ شائع کر دیا جائے،

اس کے دو مقصد ہیں:۔

(الف) قارئینِ "الحق" اور شائقینِ علم کو مطبوعاتِ آزاد صدی کا علم ہو جائے اور علمی تاریخ میں اس ذریعے سے علمی لٹریچر کا جو اضافہ ہوا ہے اس کی تاریخی و سیاسی اہمیت کا اندازہ ہو جائے ۔

(ب) ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کی علمی و مطالعاتی زندگی کے سلسلے میں ان کے ذوقِ علمی کی کہانی اور تصنیف و تالیف میں ان کی خدمات کا ایک باب بھی مکمل ہو جائے جو قارئینِ "الحق" کا ایک پسندیدہ موضوع رہا ہے ۔

اس سلسلۂ تعارف و تبصرہ میں کتابوں پر جو نمبر ڈالا جائے گا وہی مطبوعاتِ آزاد صدی کا نمبر ہے ۔

(۱) مولانا ابوالکلام آزادؒ (شخصی مطالعہ) از ڈاکٹر شیر بہادر خان پنیؔ ۔ صفحات ۱۲۲ ۔ قیمت ۔/۳۵ روپے

مولانا آزادؒ کی شخصیت، سیرت، علمی و سیاسی مقام و خدمات پر ڈاکٹر پنیؔ مرحوم کا مطالعہ و تاثرات، مؤلف کے حالات و سوانح، علمی خدمات اور مولانا آزاد سے اُن کی عقیدت و ارادت کی حکایت پر مشتمل مقدمہ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے قلم سے ہے ۔ چونکہ "الحق" میں اس کتاب پر تبصرہ چھپ چکا ہے اس لیے دوبارہ اس کے تفصیلی ذکر سے صرفِ نظر کی جاتی ہے ۔

(۲) امام الہند مولانا آزادؒ از مولانا امداد صابری ۔ صفحات ۳۰۴ ـــــ قیمت ۔/۵۷ روپے

مولانا ابوالکلام آزاد پر بہت سی کتابیں شائع ہو چکی ہیں لیکن وہ سب مولاناؒ کی زندگی کے کسی خاص دور یا ان کی شخصیت یا فکر و خدمات کے کسی خاص پہلو پر ہیں ۔ مولاناؒ کی مکمل سوانح عمری جو اُن کے خاندان کے تعارف اور ان کی پیدائش و تعلیم و تربیت سے لے کر آخری سفرِ حیات اور ان کے اخلاق و کردار اور سیاسی افکار و خدمات کی جامع ہو ۔ یہی کتاب ہے جس کے مؤلف مولانا امداد صابری ہیں ۔ عنوانِ تالیف کے نیچے مندرجہ ذیل الفاظ میں کتاب کا تعارف کرایا گیا ہے :۔

"مولانا ابوالکلام آزاد کے سوانحِ حیات، شخصیت و سیرت اور خدمات کا دلآویز تذکرہ"

کتاب کے مطالب کو ایک مقدمہ اور چودہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ابواب کے عنوانات یہ ہیں :۔

"خاندان[۱]، پیدائش و تعلیم[۲]، شاعری[۳]، صحافت[۴]، الہلال[۵]، رانچی[۶] کی نظربندی، تحریکِ[۷] خلافت اور ترکِ موالات، حضرت[۸] مولانا کی گرفتاری اور ان کا عدالتی بیان (قولِ فیصل[۹])، تحریکِ[۱۰] خلافت کا خاتمہ، تحریکِ[۱۱] اصلاح و تطہیرِ حجاز، قید و بند[۱۲] کی زندگی، سفرِ آخرت[۱۳]، فضائل[۱۴] و محاسن، ذوقِ عبادت در ریاضت اور آخری باب (۱۴) کا عنوان مولانا کی اہلیہ کے تعلق سے "زلیخائے ہند" ہے ۔"

مولانا امداد صابری ایک کثیر التصانیف بزرگ تھے ۔ مولانا آزاد سے ان کے ذاتی تعلقات بھی تھے اور وہ ان کا علمی موضوع بھی تھے ۔ ذاتی تعلقات کی بناء پر معلومات کا بیش بہا خزانہ ان کے پاس تھا، انہوں نے اس کتاب

کی تالیف میں اپنے ذاتی مشاہدہ و معلومات اور مطالعہ سے پورا فائدہ اٹھا کر اسے ایک نہایت مفید، پُراز معلومات اور فکر انگیز کتاب بنا دیا ہے۔

کتاب کا مقدمہ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے قلم سے ہے، اس میں انہوں نے نہ صرف مولانا امداد صابری کے حالات، شخصیت اور علمی خدمات پر خالی رہے بلکہ دہلی کی علمی و تہذیبی اور انسانی روایات پر بھی دل نشین انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

(۳) اردو کا ادیب اعظم | از مولانا عبدالماجد دریابادی ـــ صفحات ۱۶۰ ـــ قیمت ۔/۴۰ روپے

مولانا ابو الکلام آزاد کے بارے میں مولانا دریابادی کے مضامین، تقاریر، ریڈیائی، شذرات تبصرے، اور مؤلف کے نام مولانا آزاد کے خطوط کا نادر مجموعہ۔ تالیف و تدوین ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کی ہے انہوں نے اس کتاب پر مقدمہ بھی لکھا ہے۔ اس کتاب پر تبصرہ بیشتر ازیں "الحق" میں چھپ چکا ہے۔

(۴) خطوط ماجدی | از مولانا عبدالماجد دریابادی ـــ صفحات ۲۷۲ ـــ قیمت ۔/۶۶ روپے

مولانا عبدالماجد دریابادی اردو کے بہترین ادیب اور بلند پایہ انشاء پرداز تھے، ان کی زندگی افکار و اعمال کے مختلف نشیب و فراز سے گذری تھی، وہ زندگی کے آخری دور تک ان نشیب و فراز کے حوادث سے دوچار رہے۔ ان کے خطوط ان کی زندگی کے حوادث و افکار کا آئینہ ہیں جس میں اُن کی سیرت اور افکار کے بہترین خصائص کے علاوہ بعض کمزوریوں اور ناپسندیدہ افکار و احوال کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ اس میں ایسے علمی نکتے، لسانی معلومات، تہذیبی افکار اور ادب و انشاء کے ایسے تہ پارے اور فکر انگیز خیالات بھی ہیں جو شاید کسی اور جگہ مشکل سے اور کم نظر آئیں۔

یہ کتاب ایک سو چالیس اہلِ علم اور اصحابِ قلم کے نام مولانا دریابادی کے تین سو خطوط اور دو درجن سے زیادہ کتابوں، رسالوں یا بعض اکابر اہلِ علم کی برسیوں کے حوالے سے پیغامات کا مجموعہ ہے، اتنے اہلِ علم کے نام اتنی بڑی تعداد میں گوناگوں خصوصیات کا کوئی اور مجموعہ، مولانا دریابادی کے خطوط کا کوئی مجموعہ پاکستان یا ہندوستان سے شائع نہیں ہوا۔ اس میں مولانا دریابادی کی دوسری شادی کا واقعہ خود ان کے اپنے خطوط کی روشنی میں اپنے پس منظر اور پیش منظر کے ساتھ پہلی بار پوری طرح سامنے آیا ہے۔ یہ اُن کی سیرت کا ایسا واقعہ ہے جس پر نہ صرف ان کے ناقدین نے نکتہ چینی کی تھی بلکہ ان کے مخلصین نے بھی اسے ناپسند کیا تھا۔

مولانا دریابادی کے یہ خطوط ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے مرتب کیے ہیں، ان پر جا بجا مفید حواشی لکھے ہیں اور مکتوب نگار کی شخصیت، علمی خدمات اور ان کی خطوط نگاری اور اس مجموعے کے خطوط کے مضامین کے محاسن کے بیان میں مفصل مقدمہ تحریر کیا ہے۔ مطبوعاتِ آزاد صدی کے سلسلے میں اس مجموعۂ خطوط کی اشاعت نہ صرف

مولانا آزاد کے ایک دوست کی یادگار کا عمدہ طریقہ ہے بلکہ یہ ایک بڑی علمی اور ادبی خدمت بھی ہے۔

(۵) ابوالکلام آزاد | مرتبہ: عبداللہ بٹ — صفحات ۱۵۲ — قیمت ۴۰/- روپے

عبداللہ بٹ مرحوم اردو کے مشہور ادیب، صحافی اور مولانا آزاد کے خاص عقیدتمندوں میں سے تھے۔ اگست ۱۹۴۲ء میں مولانا آزاد کی گرفتاری کے بعد ملک میں ان کے حالات سے واقفیت اور ان کے افکار و سیرت کے مطالعے کا ایک خاص دور شروع ہوا تھا۔ اس وقت عبداللہ بٹ نے مولانا کے مضامین و مقالات کے دو مجموعوں کے علاوہ اردو اور انگریزی میں مولانا آزاد پر اہلِ علم اور اصحابِ سیاست کے مقالات کے دو مجموعے بھی مرتب کیے تھے۔ زیرِ نظر اردو مجموعے کے لکھنے والوں میں مرتب کے علاوہ پنڈت جواہر لال نہرو، علامہ سید سلیمان ندوی، نصر اللہ خان عزیز، خواجہ حسن نظامی، چراغ حسن حسرت، جان گنتھر، ڈاکٹر سید عبداللہ، کامریڈ یوسف علی مہر، سجاد انصاری، مہادیو ڈیسائی، ڈاکٹر عبدالقوی لقمان، ضیاء الحسن علوی، مولانا محمد حنیف ندوی اور کئی دوسرے اہلِ قلم شامل ہیں۔ اس مجموعے کے مطالعے سے مولانا آزاد کے بارے میں ایک عظیم علمی، تہذیبی، روشن خیال، بلند فکر اور صاحبِ نظر و تدبر شخصیت کا نقش ذہن کے پردے پر اُبھرتا ہے۔ پہلی بار یہ مجموعہ ۱۹۴۳ء میں شائع ہوا تھا، اب اس کا آزاد صدی ایڈیشن ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کی تصحیح اور بعض اہم اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اضافوں میں عبداللہ بٹ مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی، ان کی علمی خدمات کا تذکرہ، مرتب کے نام مولانا آزاد کے یادگار خطوط اور ضروری مطالب پر مشتمل پیش لفظ (آزاد صدی ایڈیشن) شامل ہے۔

(۶) آسپکٹس آف ابوالکلام آزاد | مرتبہ: عبداللہ بٹ — صفحات ۱۳۸ — قیمت ۴۰/- روپے

مولانا آزاد کی شخصیت، علمی و ادبی خدمات، سیاست و تدبر میں ان کے بلند مقام کے تعارف میں انگریزی مضامین کا مجموعہ جو فاضل مرتب نے ۱۹۴۳ء میں شائع کیا تھا۔ اس مجموعے کے بیشتر لکھنے والے وہی حضرات ہیں اور ان کے وہی مضمون ہیں جو اردو مجموعے کے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو، جان گنتھر، مہادیو ڈیسائی وغیرہ کے مضامین انگریزی میں تھے، اس لیے اس اصل مجموعے میں اور ان کا ترجمہ اردو مجموعے میں شامل تھا۔ دوسرے اہلِ قلم کے مضامین اُردو میں تھے ان کا انگریزی ترجمہ زیرِ نظر مجموعے میں شامل ہے۔ پیشِ نظر آزاد صدی ایڈیشن میں ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے قلم سے مولانا آزاد کے خصائصِ سیرت، محاسنِ فکر و نظر اور علم، ادب، مذہب، صحافت، سیاست کے میدان میں ان کے حسنِ خدمات کے تذکرے ہیں "مولانا ابوالکلام آزاد" کے عنوان سے مقدمہ ہے۔ اس ایڈیشن کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ آخر میں اسکے مضمون نگاروں پر مختصر سوانحی نوٹس بھی ہیں۔ اول و آخر کے ان اضافوں نے اس ایڈیشن کی اہمیت کو بہت بڑھا دیا ہے۔

(۷) مولانا ابوالکلام آزاد۔ شخصیت، سیرت اور علمی و عملی کارنامے | از مولانا سعید احمد اکبر آبادی — صفحات ۱۲۸ — قیمت ۴۰/- روپے

یکے از بانیان ندوۃ المصنفین، اس کے رفیقِ علمی اور اس کے علمی ترجمان ماہنامہ "برہان" دہلی کے فاضل ایڈیٹر مولانا سعید احمد اکبر آبادی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ مولانا آزاد کے معتقد، ان کے علمی کام کے معترف اور ان کی سیرت و خدمات کے مداح تھے۔ انہوں نے مولانا آزاد کی شخصیت، سیرت اور علمی خدمات پر مقالے لکھے۔ برہان کے "نظرات" میں مولانا کے افکار پر متعدد بار اظہارِ خیال کیا۔ متعدد مسائل میں مولانا آزاد کے فکر، انداز اور اصابتِ رائے کے حوالے دیئے۔ مولانا کی تصنیفات پر مولانا سے متعلق دوسرے اہلِ علم کی تصنیفات و تالیفات پر تبصرے لکھے۔ بعض معاصرین کو مولانا کے متعلق بعض غلط فہمیوں کے ازالے کیلئے خطوط لکھے اور لاہور کی ایک علمی مجلس میں مولانا آزاد کی شخصیت، سیرت اور ان کے علمی، ادبی، مذہبی و سیاسی کارناموں کے تعارف میں ایک مفصل اور فکر انگیز خطاب فرمایا تھا۔ مولانا اکبر آبادی کی یہ تمام تحریرات و افادات کو ڈاکٹر شاہجہانپوری نے نہایت سلیقے سے مدون کر کے ایک عمدہ تالیف کے سانچے میں ڈھال دیا ہے اور مولانا اکبر آبادی مرحوم کی شخصیت اور ان کی علمی خدمات کے تعارف میں بھی ایک مضمون لکھ کر بطورِ مقدمہ اس مجموعے میں شامل کر کے کتاب کی افادیت کے دائرے کو وسیع کر دیا ہے۔

(۸) ابو الکلام و عبدالماجد (ادبی معرکہ) | مرتب و مؤلف: ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری صفحات ۱۴۴ قیمت ۴۵ر

الہلال ۱۹۱۲ء میں "خط و کرب" کے ترجمے کے سلسلے میں مولانا آزاد اور مولانا عبدالماجد دریابادی کے مابین ایک معرکہ آرا بحث چھڑ گئی تھی، جس میں ان دونوں بزرگوں کے علاوہ علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا عبداللہ عمادی، ابو المکارم محمد عبدالوہاب، اکبر آبادی وغیرہ اہلِ زبان اور اصحابِ فن بھی کسی نہ کسی طرح شامل ہو گئے تھے اس ادبی معرکہ و مذاکرہ میں ادب، لغات، لسانیات اور اصولِ تالیف و ترجمۂ اصطلاحات کے سلسلے میں ایسے ایسے علمی نکات اور اصول و فن کے ایسے نادر مباحث سامنے آئے کہ شاید ہی کسی اور جگہ مطالعے میں آئیں۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے تمام مباحث کو نہ صرف نہایت سلیقے سے مرتب کر دیا ہے بلکہ اس پر اپنے مفصل مقدمے میں محاکمہ بھی کیا ہے۔ شاہجہانپوری صاحب اگرچہ مولانا آزاد کے بہت معتقد ہیں لیکن اس محاکمے میں ان کا قلم نہ کسی جگہ جادۂ اعتدال سے ہٹا ہے اور نہ ان کے ذوقِ سلیم نے بحث کو غیر متعلق گوشوں میں پھیلنے دیا ہے۔ یہ کتاب مولانا آزاد کے عقیدتمندوں کے علاوہ لغات، لسانیات اور اصولِ تالیف و ترجمۂ اصطلاحات کے مسائل کا خاص ذوق رکھنے والوں کے لیے بھی ایک نادر علمی تحفہ ہے۔

قارئین سے گذارش ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھیں اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (ادارہ)